ادبیات

غزل

از

(جناب آلم مظفر نگری)

خود یہ آواز بھی ہے صاحبِ آواز بھی ہے
نغمۂ دل کی صدا سوز بھی ہے ساز بھی ہے

جس جگہ سوز ہے بے پردہ وہیں ساز بھی ہے
شمع کے ساتھ ہی پروانۂ جانباز بھی ہے

دیکھنا تھا یہ تجھے قبل رہائی صیاد
کچھ مرے بازوؤں میں طاقتِ پرواز بھی ہے

اے مغنّیٔ سرِ بزم مجھے پھونک دیا
تیری آواز میں تو سوز بھی ہے ساز بھی ہے

خاک سے دل کی ہوا پھر نیا اک دل پیدا
جو ہے انجامِ محبت وہی آغاز بھی ہے

چاک دامن نظر آتی ہیں بہاریں مجھ کو
پردۂ گل میں نہاں کوئی جنوں ساز بھی ہے

کیا اُڑوں شاخِ نشیمن ہی پہ میں بیٹھا ہوں
اس چمن میں کہیں گنجائشِ پرواز بھی ہے

رفعتِ منزلِ غم تک مجھے لے جائے گی
ہر تڑپ دل کی مرے گرمیٔ پرواز بھی ہے

ہمت افزائے سرِ راہ جنوں میں بھی ہوں
پردۂ بانگِ جرس میں مری آواز بھی ہے

دیکھ اے مرغِ سحر صحنِ چمن میں ہر گل
ہے تو خاموش مگر گوش بر آواز بھی ہے

معتبر باغِ جہاں میں نہیں کوئی کہ یہاں
رازِ دانندۂ گل جو ہے وہ غماز بھی ہے

چارہ سازوں کو خبر ہی نہیں اس کی اب تک
زخمِ دل زخم بھی ہے اور اِک راز بھی ہے

ہر رگِ دل میں کھٹکتے ہیں آلم دو پیکاں
درد کے ساتھ نگاہِ غلط انداز بھی ہے